سوال

میں محکم(52)بہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

م میں محکم ومتشابہ سے کیا مراد ہے؟ سارے قرآن کو محکم ہی کیوں نہیں بنادیا گیا تاکہ لوگ حق کے سوا کوئی اور تاویل کر ہی نہ سکیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ے تین اوصاف بیان فرمائے ہیں' ایک تو یہ کہ قرآن سارے کا محکم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لِتٰبٌ أُحكِمَت ءايٰتُهُ ثُمَّ فُصِّلَت مِن لَدُن حَكيمٍ خَبيرٍ ١ ... سورة ہود

،، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے''

ن مجید کا دوسرا وصف یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ متشابہ ہے کہ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

نَزَّلَ أَحسَنَ الحَديثِ كِتٰبًا مُتَشٰبِهًا... ٢٣ ... سورة الزمر

ا بیان کیا گیا ہے ۔ تمام قرآن کے لیے حکم عام کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید اپنے احکام اور الفاظ وغیرہ کے اعتبار سے محکم اور متقن ہے اور مشابہ کے معنی یہ ہے کہ وہ کمال عمدگی تصدیق اور ہم آہنگی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے کہ قرآن مجید کے احکام واخبار میں تضاد اور اختلاف نہیں ہے ؛

أَفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرءانَ ۚ وَلَو كانَ مِن عِندِ غَيرِ اللَّهِ لَوَجَدوا فيهِ اختِلٰفًا كَثيرًا ٨٢ ... سورة النساء

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے ؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے''

بسرو وصف بیان کیا ہے کہ اس بعض حصہ محکم اور بعض مشابہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الَّذى أَنزَلَ عَلَيكَ الكِتٰبَ مِنهُ ءايٰتٌ مُحكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ... ٧ ... سورة آل عمران

''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں''

یہ مراد ہے کہ جس کے معنی واضح اور ظاہر ہوں کیونکہ اس کے بالمقابل جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان کی تفسیر اس کے بالمقابل لفظ سے معلوم ہوتی ہے اور یہ تفسیر کا ایک اہم قاعدہ ہے جو ہر مفسر کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ لفظ کے معنی اس کے بالمقابل استعمال کیے گئے لفظ سے بھی واضح ہوتے ہیں مثلاً ارشاد

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا خُذوا حِذرَكُم فَانفِروا ثُباتٍ أَوِ انفِروا جَميعًا ٧١ ... سورة النساء

ے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو''

اس کے بالمقابل استعمال کیے گئے لفظ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ''ثُبَاتٍ'' کے معنی الگ الگ کے ہیں کیونکہ اس کے مقابل استعمال کیے گئے لفظ ''جمیعًا'' کے معنی اکٹھے کے ہیں ۔ اس طرح ہم مذکورہ بالا آیت کے بارے میں کہیں گے کہ اس میں محکم کے معنی واضح اور غیر مشبہ کے ہیں کہ انہیں عا'

ں ۔ متشابہ ان آیات کو کہتے ہیں کہ جن معنی بہت سے لوگوں سے مخفی ہوں کہ ان کے معنیٰ اللہ تعالیٰ اور علم میں دستگار کامل رکھنے والوں کے سوا اور نہیں جانتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الَّذى أَنزَلَ عَلَيكَ الكِتٰبَ مِنهُ ءايٰتٌ مُحكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعونَ ما تَشٰبَهَ مِنهُ ابتِغاءَ الفِتنَةِ وَابتِغاءَ تَأويلِهِ ۗ وَما يَعلَمُ تَأويلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرّٰسِخونَ فِى العِلمِ يَقولونَ ءامَنّا بِهِ كُلٌّ مِن عِندِ رَبِّنا ۗ وَما يَذَّكَّرُ إِلّا أُولُوا الأَلبٰبِ ٧ ... سورة آل عمران

ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں ۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ و

ے مطابق ہیں ۔ یاد رہے کہ اس آیت کی قراءت میں سلف کے دو معروف قول ہیں ۔ ایک یہ کہ (الا اللہ) پر وقف کیا جائے اور دوسرا یہ کہ یہاں وقف نہ کیا جائے بلکہ وصل کیا جائے ۔ بہر حال ان میں سے ہر قراءت مبنی بر دلیل ہے ۔

، کیا حکمت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سارے قرآن کو محکم کیوں نہیں بنادیا اس میں سے بعض کو متشابہ کیوں بنایا ہے؟ تو اس کا جواب دو طرح سے ہے :

ا کے اعتبار سے تو سارا قرآن ہی محکم ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا تھا متشابہ کو ہم محکم کی طرف لوٹا دیں گے تو اس کے معنی بھی واضح اور روشن ہوجاتے ہیں اور اس طرح سارا قرآن ہی محکم ہوجاتا ہے ۔

ن قرآن مجید کے ان مقامات کو جو متشابہ ہیں جن پر غور فکر اور تدبر کرنا پڑتا ہے اور انہیں محکم کی طرف لوٹانا پڑتا ہے انہیں ایک حکمت کی وجہ سے نازل کیا ہے ۔ حکمت یہ ہے کہ ان میں ابتلاء امتحان اور آزمائش کا سبب ہیں اسی طرح آیات کو نیہ وقدریہ بھی لوگوں کے لیے امتحان و آزمائش کا ذریعہ بنتی ہیں کہ بسا او

تہ کے دن سطح آب پر مچھلیاں بڑی کثرت سے نمودار ہوتی تھیں کہ دوسرے دنوں میں اس کثرت سے نظر نہیں آتی تھیں لیکن وہ لوگ اس آزمائش پر صبر نہ کر سکے انہوں نے مشہور ومعروف حیلہ سے کام لیا کہ جمعہ کے دن اپنے جال پانی میں ڈال دیتے تھے تاکہ اس میں مچھلیاں پھنس جائیں اور ان مچھلیوں کو وہ ا

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لَيَبلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَىءٍ مِنَ الصَّيدِ تَنالُهُ أَيديكُم وَرِماحُكُم لِيَعلَمَ اللَّهُ مَن يَخافُهُ بِالغَيبِ... ٩٤ ... سورة المائدة

اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہاراامتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے ''

ں کے سہولت سے پہنچنے سے انہیں حالت احرام میں آزمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کسی بھی ایسے کام ارتکاب نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حرام قرار دیا تھا اسی طرح شرعی آیات میں بھی کچھ متشابہ اشیا ہوتی ہیں جن میں بظاہر تعارض اور تضاد ہوتا ہے لیکن راسخ فی العلم لوگ جانتے

فَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعونَ ما تَشـٰبَهَ مِنهُ ابتِغاءَ الفِتنَةِ وَابتِغاءَ تَأويلِهِ ۗ وَما يَعلَمُ تَأويلَهُ إِلَّا اللَّهُ ...7... سورة آل عمران

کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4ص52

محدث فتویٰ